مفت سلسلہ اشاعت نمبر 70

روزمرہ بولے جانے والے کفریہ کلمات اور فلمی گانوں کا ہولناک منظر

از

محقق مسائل جدیدہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب قبلہ

نائب صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی (انڈیا)

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار،
کراچی۔ کوڈ 74000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

سلسلہ اشاعت	:	۷۰ ویں
نام کتاب	:	روزمرہ بولے جانے والے کفریہ کلمات...... اور...... فلمی گانوں کا ہولناک منظر
مؤلف	:	حضرت علامہ مولانا مفتی نظام الدین صاحب مد ظلہ العالی
ضخامت	:	۴۰ صفحات
تعداد	:	۱۰۰۰
سن اشاعت	:	مئی ۱۹۹۹

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

ہم اپنی اس کتاب میں ہندوستان کے مشہور عالم دین مفتی محمد نظام الدین صاحب کی تصنیف فلمی گانوں کا ہولناک منظر کے ساتھ ساتھ محترم جناب محمد شعیب قادری صاحب کی تالیف کردہ کتاب ایمان وکفر کا بیان سے ایک باب "مرتد کا بیان" اور چند مسائل شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ نے محمد شعیب قادری صاحب کی کتاب ایمان وکفر کا بیان پر جو تقریظ لکھی تھی۔ ہم حصول برکت کے لئے وہی تقریظ اس کتاب کے شروع میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

یہ کتاب جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی جانب سے شائع ہونے والی ۷۰ ویں کتاب ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

منجانب : ادارہ

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آج کل معاشرہ کی حالت دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ علم دین سے بے رغبتی اور دوری نے مسلمان کو مذہب سے ایسا بے گانہ کر دیا ہے کہ اس کا دل خوف خدا سے خالی اور زبان ایسی بے لگام ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آتا ہے بکتا ہے یہ نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو زبان قابو میں رکھنے اور بے ہودہ گوئی سے روکنے کا سختی سے حکم دیا ہے ترمذی شریف میں ہے کہ معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کیا ہم جو زبان سے بولتے ہیں اس پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا حضور ﷺ نے فرمایا انسانوں کو چہرے کے بل جہنم میں ان کی زبانوں کے کاٹے ہی نے دھکیل دیا ہے اور ترمذی و ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسانوں کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی دو چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ ترمذی و امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نجات کیا ہے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان پر قابو رکھ مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بندہ ایسا کلمہ بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جہنم کے اتنے گہرے طبقے میں گر جاتا ہے جس کی گہرائی مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے ترمذی شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور

ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے ان احادیث مبارکہ کو دیکھ کر فقہائے کرام نے اپنے فتاووں میں سیکڑوں ایسے الفاظ بیان فرمائے جن کو بولنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے ان عربی فتاووں سے اردو میں بھی فتاوی رضویہ شریف و بہار شریعت وغیرہ میں نقل فرمایا لیکن یہ دوسرے احکام کے ساتھ جلدوں میں چھپے تھے ضرورت اس کی تھی کہ ایسے الفاظ کو علیحدہ آسان الفاظ میں شائع کر دیا جائے تاکہ عام مسلمان پڑھ کر اپنی زبانوں پر کنٹرول کریں اور اپنے ایمانوں کی حفاظت کر کے عذاب الٰہی سے بچیں۔

محب اہلسنت محمد شعیب قادری سلمہ نے یہ رسالہ مسمی بہ ایمان و کفر کا بیان تالیف کر کے مجھے دکھایا اس میں جو بیان کیا ہے وہ فتاووں سے ماخوذ ہے اور صحیح ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزاء خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کو پڑھ کر عمل کرنے اور زبانوں کو لغو گوئی سے روکنے کی توفیق عطا فرمائے کہ نجات اسی میں ہے۔

والله تعالى الهادى و هو المستعان و عليه التكلان

فقیر محمد وقار الدین غفرلہ
مفتی دار العلوم امجدیہ

مقدمہ

اسلام کا قانونِ تکفیر ایک فطری عمل ہے

از

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کسی بھی تنظیم، پارٹی یا ادارے کی پالیسی کو بروئے کار لانے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک "دستورِ اساسی" ہوتا ہے جو تنظیم سے وابستہ تمام افراد کے لئے رہنما اصول پر مبنی ایک ضابطۂ عمل ہوتا ہے اور سارے ارکان پر اس کے ایک ایک دفعہ کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔
اگر کوئی رکن اس دستور کے کسی دفعہ سے انحراف کر کے کوئی اقدام کر بیٹھے، یا کسی ایسے عمل کا مرتکب ہو جائے جو تنظیم کی بنیادی پالیسی سے متصادم ہو تو وہ اس تنظیم کی رکنیت سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس کی ممبر شپ ختم کر دی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کسی تنظیم کا تشخص اور اس کی پالیسی محفوظ نہ رہے اور وہ سماج میں محض بازیچۂ اطفال(۱) بن کر رہ جائے۔
اس لئے "خارجہ" کا یہ قانون ایک فطری عمل تسلیم کیا گیا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس نے فطرت سلیمہ کے تقاضوں کو دبایا نہیں، بلکہ انھیں پورا کیا ہے اور اپنے دامن میں عزت کی جگہ عطا کی ہے۔ اسلام کے پاس بھی ایک دستورِ اساسی ہے جو اپنی وسعت و ہمہ گیری کے لحاظ سے دنیا کے تمام اصولوں سے فائق و

۱۔ بچوں کا کھیل۔

بالاتر ہے اور وہ ہے اللہ عزوجل کی مقدس کتاب قرآن مجید۔ اسلام کے تمام بنیادی عقائد اسی سے ماخوذ ہیں۔

اسلام کی رکنیت کے لئے ان تمام بنیادی عقائد پر اپنے قول و فعل کے ذریعہ قائم رہنا ضروری ہے اور کسی بھی ایک عقیدے سے انحراف رکنیت سے خارج ہونے کے لئے کافی ہوگا اور اسی خروج کو کفر وارتداد سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اسلام کا ایک سیدھا سادہ اصول یہ ہے کہ جو قرآن حکیم کی کسی آیت کا انکار یا تمسخر کرے وہ رکنیت سے خارج ہو جائے گا کہ جس دستور کو تسلیم کرکے وہ رکن بنا تھا اسی کا مذاق اڑا کر، یا انکار کرکے رکن کیونکر رہ سکتا ہے، انکار یا مذاق کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ اسے وہ دستورِ اساسی تسلیم نہیں ہے۔ پھر کس لئے وہ اس کا ممبر رہے گا، اور اسے آخر ممبر رہنے کا حق بھی کیا۔ فتاوی عالمگیری میں اس دفعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے :

اذا انکر الرجل آیة من القرآن او تسخر...... کفر . کذا فی التاتارخانیه. اھ(۱)

"قرآن پاک کی کسی آیت کا انکار یا اس کے ساتھ تمسخر کفر ہے اور اس کا مرتکب کافر۔" ایسا ہی فتاوی تاتارخانیہ میں ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے جام بھر کر بطورِ مزاح کہا :

کَاساً دِھَاقاً (چھلکتا جام) یا فَکَانَتْ سَرَابًا (وہ سراب ہے) تو وہ کافر ہو جائے گا۔

یونہی کوئی شخص تنہا نماز پڑھتا ہے۔ اس سے کسی نے جماعت کے ساتھ پڑھنے کو کہا تو وہ بولا کہ قرآن میں تو یہ ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی ، نماز تنہا ہے۔

داڑھی مُنڈے کو داڑھی رکھنے کی ہدایت کی گئی تو اس نے کہا کہ قرآن تو کہتا ہے کَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنی کلا صاف کرو' تو ان تمام صورتوں میں وہ اسلام کی صف سے باہر ہو جائے گا کہ اس نے قرآن حکیم کی آیات کے ساتھ تمسخر کیا......(۲) یونہی کسی نے بھوک میں بطور تمسخر کہا میرا پیٹ قل ھو اللہ پڑھ رہا ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہونا چاہیئے۔ یوں ہی

۱۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۲' احکام المرتدین' مجیدی۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۲۸۴ ج نمبر ۲۔

جس نے یہ کہا کہ :

تجھ کو دی صورت پری کی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا

اس نے ایک تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کی، دوسرے اسے ظالم قرار دیا جو قرآن کریم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے مثلا ....

وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ(۱) اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ(۲) اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا(۳) فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ .(۴)

کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

پتھر کی مورت کی پوجا اور عبادت کھلا ہوا شرک ہے جسے ہر مسلمان اچھی طرح سمجھتا ہے اور یہ بھی قرآن حکیم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے مثلاً :

وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ O لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ(۵) O لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ O(۶)

اور اسی طرح کے دوسرے بہت سے اشعار، فلمی دنیا میں رائج ہیں جو آیات قرآنیہ کا انکار یا تمسخر ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے کچھ اشعار کی نشاندہی آئندہ اوراق میں کی گئی ہے۔

کلمۂ کفر بولنے کی اجازت کب ہے ؟

ہمارے عوام مسلمین کو اس موقعہ پر یہ عذر پیش ہوتا ہے کہ عام طور سے جو لوگ اس طرح کے اشعار پڑھتے ہیں وہ اس کفری بات کا

۱۔ اور اللہ عزوجل نے ان پر ظلم نہ کیا۔ سورۃ آل عمران ۱۱۷ کنزالایمان
۲۔ اللہ عزوجل ایک ذرہ پر ظلم نہیں فرماتا۔ سورۃ النسآء ۴۰ کنزالایمان
۳۔ بے شک اللہ عزوجل لوگوں پر کچھ ظلم نہیں فرماتا۔ سورۃ یونس ۴۴ کنزالایمان
۴۔ تو اللہ عزوجل کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا۔ سورۃ روم ۹ کنزالایمان
۵۔ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ سورۃ البقرہ ۱۶۳ کنزالایمان
۶۔ اللہ عزوجل ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا۔ سورۃ البقرہ ۲۵۵ کنزالایمان

عقیدہ نہیں رکھتے، بس یوں ہی لاپرواہی میں یہ اشعار گنگنانے لگتے ہیں۔ ان کی تسلی کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ زبان سے کلمۂ کفر بولنا بھی کفر ہے گو دل' ایمان پر مطمئن ہو اِلاَّ یہ کہ کوئی ظالم و جفاکار شخص، کلمۂ کفر نہ بولنے پر جان سے مار ڈالے، یا کوئی عضو تلف کرنے کی دھمکی دے اور وہ اس پر قادر بھی ہو۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے :

اِلاَّ مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ ○ (۱)

لیکن عام حالات میں کلمۂ کفر بولنا بہر حال کفر ہے۔ درج ذیل جزئیات سے اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

"فتاوی عالمگیری" میں ہے :

رجل كفر بلسانه طائعا و قلبه مطمئن بالايمان يكون كافرا ولا يكون عند الله مؤمنا، كذا في فتاوى قاضى خان اھ (۲) (ص ۲۸۹ ج ۲ مجیدی)

"شرح فقہ اکبر" میں ہے :

اللسان ترجمان الجنان فيكون دليل التصديق عدما و وجودا. اھ

"جواہر الاخلاطی" اور "مجمع الانہر" میں ہے :

من كفر بلسانه طائعا و قلبه مطمئن بالايمان كان كافرا عندنا و عندالله تعالى.

ان عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ جس نے اپنے قصد و اختیار سے بلا جبر و دباؤ کلمۂ کفر بک دیا وہ کافر ہوگیا گو اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، یہی حکم عند اللہ بھی ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے۔ ایسا ہی فتاوی قاضی خان، حاوی اور طریقۂ محمدیہ و حدیقہ ندیہ میں بھی ہے ...... لہذا اپنے اسلامی بھائیوں سے گزارش ہے کہ زبان کو پورے طور پر کنٹرول میں رکھیں اور ایسے اشعار گنگنانے سے پہلے اس پر غور بھی کرلیں ؎

۱۔ سوا، اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ سورۃ النحل ۱۰۶ کنزالایمان۔
۲۔ عالمگیری ص ۲۸۹ ج ۲ مجیدی۔

بات سے پہلے ہے لازم سوچنا
یہ کہ ہے اس بات کا انجام کیا

اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ارکانِ حافظ ملت اکیڈمی کو جنہوں نے اسلام کا یہ اہم پیغام مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ یہ اکیڈمی گو ابھی بالکل نو عمر ہے لیکن اس کے عزائم بہت بلند ہیں، مولیٰ تعالیٰ اسے بلندیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

۱۱ رجب ۱۴۱۹ھ — محمد نظام الدین الرضوی
۲ نومبر ۱۹۹۸ء — خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور

فقیہ عصر، شارح بخاری، نائب مفتی اعظم حضرت مفتی
محمد شریف الحق صاحب امجدی مصباحی صدر شعبۂ افتاء و
ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ یونیورسٹی، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

استفتاء!

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کچھ نوجوان مسلم مندرجہ ذیل اشعار بہت شوق سے گاتے ہیں اب یہ نہیں معلوم کہ ان اشعار کے مفہوم کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں یا یونہی صرف زبان پر لاتے ہیں۔ بہر صورت شریعت طاہرہ کی روشنی میں ان پر کیا احکام لاگو ہوں گے' وہ اشعار یہ ہیں :—

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے
سارے جہاں کا غم مجھے دیدیا ہے

پھولوں سا چہرہ تیرا کلیوں سی مسکان ہے
رنگ تیرا دیکھ کر' روپ تیرا دیکھ کر' قدرت بھی حیران ہے

کتنا حسین چہرہ کتنی پیاری آنکھیں
کتنی پیاری آنکھیں ہیں آنکھوں سے چھلکتا پیار
قدرت نے بنایا ہوگا فرصت سے تجھے میرے یار

او میرے ربا ربارے ربا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنادیا

اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کرلی!

نیز کیا ان گانوں کو کیسٹوں کے ذریعہ سننا بھی گناہ ہے؟

الجواب

جتنے اشعار سوال میں درج کئے گئے ہیں سب میں کوئی نہ کوئی کفر صریح ہے جو لوگ ان اشعار کو پڑھتے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہوکر کافر و مرتد ہوگئے ان کے

تمام نیک اعمال اکارت ہوگئے ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں ان سب پر فرض ہے کہ فورا بلا تاخیر ان اشعار میں جو کفریات ہیں ان سے توبہ کریں' کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں' اپنی بیویوں کو رکھنا منظور ہو تو ان سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں۔ ایسی کیسٹیں جن میں ایسے کفریہ اشعار ہوں ان کو بجانا حرام سخت حرام منجوالی الکفو ہے اور ان کیسٹوں کو پسندیدہ اور اچھی سمجھ کر گایا یا کسی نے ان اشعار کو سن کر پسند کرلیا تو وہ بھی کافر ہوجائے گا۔ رضا بالکفر کفر ہے' ارشاد ہے انکم اذًا مثلهم۔

اب اشعار مذکورہ بالا کے کفریات شمار کریں۔ یہ کہنا کہ "خدا بھی نہ جانے" کفر ہے۔ یہ کہنا کہ "اللہ تعالیٰ سوچتا ہوگا کہ میرے محبوب کو کس نے بنایا" اس میں تین کفر ہیں' اوّل یہ کہ اس جاہل کے محبوب کو اللہ عزوجل نے نہیں بنایا' دوسرے کس نے بنایا اسے معلوم نہیں' تیسرے یہ کہ سوچتا ہوگا۔ نیز پہلے مصرعے میں بھی کفر ہے کہ جب دیکھتا ہوگا۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین ہمیشہ اس کی قوت بصر کے احاطے میں نہیں بلکہ جب زمین پر دیکھے تو زمین کے اَحوال اسے معلوم ہوجائیں۔ اس میں ایک کفر یہ ہے کہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا بصیر ہونا اس کی صفت قدیم نہیں' حادث ہے' دوسرے یہ کہ زمین کی اشیاء اور ان کے اَحوال کا ہمیشہ علم نہیں رکھتا۔ یہ کہنا کہ "رب نے مجھ پر ستم کیا۔" اللہ عزوجل کو ظالم بتایا ہے جو صریح کفر ہے۔ یہ کہنا کہ "قدرت بھی حیران ہے کفر ہے۔" یہ کہنا کہ "قدرت نے تجھے فرصت سے بنایا ہوگا" کفر ہے۔ یہ کہنا کہ "جس کو لڑکی بنانا تھا لڑکا بنادیا۔" یہ اللہ عزوجل پر اعتراض ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔ پھر اس کو "غضب" کہنا دوسرا کفر۔ "خدا تراش لیا اور بندگی کرلی" میں دو کفر ہیں۔ مخلوق کو خدا کہنا پھر اس کی بندگی کرنا۔ اس قسم کے کفریہ اور بیہودہ اشعار اگر کوئی گائے' پڑھے تو وہ بہر حال کافر' اگرچہ وہ کہے کہ میرا یہ اعتقاد نہیں۔ کفر بکنے کے بعد یہ بہانہ کام نہیں دے گا۔ اسی لئے ہر مسلمان

مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ علم دین حاصل کرے، کفر و اسلام کو پہچانے، ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ اہلسنت سے واقفیت رکھے تاکہ ایسی غلطی نہ ہونے پائے کہ آدمی کا ایمان ہی جاتا رہے۔ اور اشعار کے سلسلہ میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:
وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ O وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالاَ يَفْعَلُوْنَ O (۱)

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ (سورہ شعراء آیت ۲۲۶)

جو لوگ دین سے واقفیت رکھتے ہیں اگر وہ شاعروں(۱) کے کلاموں کو پڑھیں گے تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ اللہ عزوجل نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اس لئے کسی بھی شاعر کے شعر کو پسند کرنے سے پہلے اس پر کافی غور و خوض کرلینا چاہئے، اور ذرا بھی شک ہو تو علماء سے دریافت کرلینا چاہئے۔ خصوصیت سے کیسٹ میں بھرے ہوئے گانے بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالی اعلم

بشکریہ ماہنامہ اشرفیہ
اکتوبر ۱۹۹۸ء

۱۔ مذکورہ آیہ کریمہ میں شعراء سے مراد وہ ہیں جو بیہودہ یا کفریہ اشعار لکھتے ہوں، ورنہ اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کی شان رفعت مقام میں شعر کہنا بزرگان دین و آئمہ متقدمین سے ثابت۔ جیسا کہ امام اعظم و غوث اعظم و مولانا جامی وغیرہا آئمہ کرامی علیہم الرحمہ کے لکھے ہوئے کلام بدلیلِ تمام۔ (واللہ اعلم بالصواب)

از قلم :-

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی
محمد نظام الدین رضوی مصباحی
صاحب قبلہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور

آج ہمارے مسلم معاشرے کا نوجوان طبقہ کچھ عجیب بھول بھلیوں کا شکار ہے نہ اسے اپنی متاع گم شدہ (علوم شریعت) کی تلاش ہے، نہ اپنے وقتِ عزیز کی قیمت کا کچھ پاس و احساس۔

یہ وقت کا کتنا بڑا المیہ ہے کہ ہمارے پاس سب سے قیمتی سرمایہ "سرمایۂ ایمان" ہے اور ہم آج اس عظیم سرمائے کے ساتھ ایسی راہ پر چل رہے ہیں جس پر اس کے لٹیرے پہلے ہی سے پرکشش انداز میں تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ فلمی گانوں کا نشانہ بھی ہمارے ایمان و عمل ہی کی سمت ہے انہیں فتنوں سے خبردار کیا تھا ایک عاشق رسول نے کہ۔

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں، یاں وہ چور بلا کے ہیں!
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سُونا بن ہے سونا پاس ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے، زہر کھلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ)

کچھ فلمی اشعار کی ہلاکت خیزیوں کا احساس ہمارے اسلامی بھائیوں کو ہوا تو فوراً اصلاح قبول فرمائی، مگر ساتھ ہی کئی ایک سوالات بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ مثلاً

(۱) کفری اشعار کی وجہ سے اعمال صالحہ اکارت ہوئے ان سب کا اعادہ کس طور پر ممکن ہوگا؟

(۲) جسے ان اشعار کے پڑھنے یا سننے کے بارے میں شک ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) کیا کفر کا حکم ہر پڑھنے اور سننے والے کے لئے ہے؟

(۴) عام طور سے لوگوں کو ان اشعار کا کفر ہونا معلوم نہیں تھا ان پر اتنا بڑا فرد جرم کیونکر عائد ہوگا؟

ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ ان امور پر ایک ہلکی سی روشنی ڈالتے ہیں جس سے ان شاء اللہ العزیز آپ کو تشفی حاصل ہوگی۔

☆ جو اعمال اکارت گئے دوبارہ ان کی ادائیگی کا حکم نہیں ہے، ہاں اگر حج کی استطاعت ہو تو اس کا اعادہ فرض ہے۔

☆ جس نے یہ کفری گانے سن کر دل میں انہیں برا جانا، ان سے نفرت کی یا کسی مصلحت شرعی کی بنا پر بطور نقل لکھا یا پڑھا اس پر کوئی الزام نہیں بلکہ کفر سے نفرت تو سچے ایمان کی علامت ہے۔

ہاں جس نے یہ اشعار دلچسپی کے ساتھ پڑھے، سنے، گائے، ان پر راضی ہوئے اس پر حکم کفر ہے۔

☆ جسے یہ شک ہو کہ اس نے یہ اشعار دلچسپی و دلپسندیدگی کے ساتھ گائے، سنے، پڑھے ہیں، یا نہیں۔ مگر اس کی عادت فلمی گانوں کے سننے، گنگنانے کی رہی ہے تو اسے بھی احتیاطاً توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا چاہیے۔ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے توبہ و تجدید ایمان تو یوں بھی باعث اجر و ثواب ہے۔

"مدارک شریف" میں ہے کہ :-

"جسے یہ وہم ہو کہ اسے توبہ کی حاجت نہیں ہے اسی کو سب سے زیادہ توبہ کی حاجت ہے۔"(۱)

☆ کلمات کفر دو طرح کے ہیں۔ کچھ تو وہ ہیں جن میں لاعلمی کا اعتبار کیا جاتا ہے اور کچھ وہ ہیں جن میں لاعلمی کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ جیسے کوئی اللہ عزوجل کے خالق ہونے کا انکار کردے پھر لاعلمی کا عذر پیش کرے تو وہ مسموع نہ ہوگا، یونہی کوئی اللہ عزوجل کے سوا دوسرے کو بھی عبادت و پرستش کا حقدار سمجھے۔ پھر کہے کہ مجھے اس کا شرک ہونا معلوم نہیں تھا، تو یہ عذر قبول نہ کیا جائے گا کہ آخر جب وہ مسلمان ہے تو اتنا کیوں نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی سب کا خالق ہے لہٰذا جو شخص دلچسپی و دلپسندیدگی کیساتھ یہ شعر گنگناتا ہے کہ ؎

خدا جب بھی زمیں پر آسماں سے دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

وہ حقیقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے خالق اور علیم و خبیر ہونے کا انکار کرتا ہے یوں ہی جو شخص ان اشعار کو اچھا سمجھ کر پڑھتا ہے :

کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

۱۔ مدارک ص ۱۴۲ ج ۳

پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا
بڑی بھول ہوئی ارے ہم نے یہ کیا سمجھا یہ کیا جانا

میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی' خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

وہ غیر اللہ کو عبادت کا حقدار سمجھتا ہے جو کھلے طور پر لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ کا رد ہے۔ کلمہ پڑھ کر ایک شخص ایسے ناپاک کلمات بکتا ہے پھر یہ کہتا ہے کہ مجھے اس کا کفر و شرک ہونا معلوم نہیں تھا' یہ ناقابل قبول ہے۔ دنیا کے قانون میں بھی جو جرم کھلے ہوئے ہوتے ہیں ان میں لاعلمی کا عذر مسموع نہیں ہوتا۔ جیسے قتل ناحق' چوری' بے ٹکٹ سفر وغیرہ۔

آیئے ہم اس مسئلے کی ذرا قدرے تفصیل کے ساتھ وضاحت کریں!

مسلمانوں کو جن امور کا عقیدہ رکھنا واجب ہے وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا دین سے ہونا عوام و خواص سبھی کو معلوم ہو۔ دوسرے وہ جن کا دین سے ہونا اس قدر عام نہ ہو۔ اوّل کو "ضروریات دین" کا نام دیا جاتا ہے اس کی تشریح "بہار شریعت" میں ان الفاظ میں کی گئی۔

"ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت' انبیاء علیہم السلام کی نبوت' جنت' نار' حشر' نشر وغیرہا۔"

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں' نہ وہ کہ کوردہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ

اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔" (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲)

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے اسی نے سب کو پیدا کیا' ایک وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں' وہ سب کچھ جانتا ہے۔' علیم و خبیر ہے۔ یہ عقائد بھی ضروریات دین سے ہیں کہ دینی شعور رکھنے والے عوام حتیٰ کہ مکتب کے بچے بھی ان عقائد سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

لہذا اگر کوئی شخص نثر یا نظم میں ایسی بات بول دے جو اس طرح کے کسی ضروریِ دین کا انکار ہو تو وہ بالاتفاق اسلام کی صف سے باہر ہوجائے گا۔

"شرح فقہ اکبر" میں امام اجل حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

امّا اِذاتکلّم بکلمةٍ ولم یدر انّها کلمة کفرٍ ففی فتاویٰ قاضی خان حکایة خلافٍ من غیر ترجیح حیث قال-

کفر کی بات زبان سے بک دی اور اسے یہ نہیں معلوم کہ یہ بات کفر کی ہے وہ کافر ہوا یا نہیں؟ اسکے متعلق "فتاویٰ قاضی خان" میں علماء کا اختلاف نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں۔

قیل لایکفر لعذره بالجهل وقیل: یکفرو لایعذر بالجهل اقول والا ظهر اوّل.
الا اذا کان من قبیل مایعلم من الدّین بالضرورة فانّهٗ حینئذٍ یکفر ولا یعذر بالجهل-
(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

ایک قول یہ ہے کہ کافر نہ قرار دیا جائے کیونکہ جہل و لاعلمی کے باعث وہ معذور ہے اور ایک قول یہ ہے کہ کافر قرار دیا جائے اور جہل و لاعلمی کے باعث معذور نہ مانا جائے میں کہتا ہوں .... کہ اظہر پہلا قول ہے البتہ اگر وہ کفری بات ضروریاتِ دین کے زمرے سے ہو تب تو بلاشبہ اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور جہل ولا علمی کے باعث معذور نہ ہوگا۔

اس عبارت سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ کلمۂ کفر کا تعلق "ضروریاتِ دین" سے ہو تو وہاں جہل ولاعلمی کا عذر مسموع نہ ہوگا کہ مسلمان ہوکر اتنی کھلی ہوئی بات جانتا کیوں

نہیں۔ ہاں اگر کفر کا تعلق "ضروریاتِ دین" سے نہ ہو تو یہاں جہل و لاعلمی کا عذر مسموع ہو سکتا ہے تاہم یہاں بھی ایک جماعتِ علماء کا موقف یہی ہے کہ معذور نہ قرار دیا جائے۔

"غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر" میں ہے :

والجهل بالضروريات فى باب المكفرات لايكون عذرًا بخلاف غيرها' فانّهٗ يكون عذرًا على المفتى به. اه

تکفیر کے باب میں ضروریاتِ دین سے لاعلمی عذر نہیں ہے اس کے برخلاف غیر ضروریات دین سے لاعلمی عذر ہے یہی مفتی بہ ہے۔

(غمز العیون ص ۲۶۷ کتاب السیر باب الردۃ)

اب ایک حدیث نبوی ﷺ سے اپنی ایمانی نگاہوں کو تازہ کیجئے۔ بخاری شریف کتاب الرقاق میں ہے :

عن ابى هريرة عن النبى ﷺ' قال: ان العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لايلقى لها بالاً يرفع الله بهادرجات وان العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لايلقى لهَا بالاً يهوى بها فى جهنم–

وفى رواية ان العبد يتكلم بالكلمة مايتبيَّنُ فيها يزِلّ بها فى النّار اَبْعَدَ مابين المشرق والمغرب (۱)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کر دیتا ہے اور کبھی بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں

۱۔ و فى بعض الروايات جاء صريحا "و المغرب" ك ، ع ، (حاشیہ بخاری ص ۹۵۹ ج ۲)

گرتا ہے۔

اسے ایک تمثیل کے ذریعہ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ "ضروریاتِ دینی کا انکار" ایسا کفر ہے جو ایمان کے لئے زہر ہلاہل ہے تو جیسے کوئی انجانے میں یا بے خیالی میں زہر ہلاہل پی لے تو اس کی جان نہ بچ سکے گی۔ یوں ہی اگر کوئی شخص کفر ضروریاتِ دینی کا مرتکب ہو جائے تو اس کا ایمان محفوظ نہ رہ سکے گا۔

توبہ و تجدید ایمان کا طریقہ

اے اَرْحَمُ الرّٰاحِمِینْ! مجھ گنہ گار سے جان بوجھ کر یا لاپروائی میں جو بھی کفر سرزد ہوا خاص طور پر فلاں فلاں کفر مثلاً فلمی کفریہ اشعار کو دلچسپی کے ساتھ سنا ......یا پڑھا ......یا گنگنایا...... یا اس کے سوا اور بھی جو گناہ ہوئے چھوٹے یا بڑے نئے یا پرانے ان سب سے نفرت و بے زاری کا اظہار کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی ایسے کفر یا گناہ کا ارتکاب نہ کروں گا۔ تو ہی سب کا خالق ہے، علیم و خبیر ہے ہر عیب سے پاک و منزہ ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے سچے رسول ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ– توبہ بھی ہو گئی اور تجدید ایمان بھی۔

اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ ان امور کا لحاظ ضروری ہے کہ :

(ا) جو کفر یا گناہ سرزد ہوا اس کا ذکر کر کے اس سے نفرت و بے زاری ظاہر کی جائے۔

(ب) سچے دل سے اس پر نادم و شرمندہ ہوں۔

(ج) اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آئندہ اس کے نہ کرنے کا پختہ عہد کریں۔

(د) کفر کے ارتکاب سے جس عقیدہ اسلامی کا انکار ہوا ہے دل سے اس کی تصدیق اور زبان سے اس کا اعتراف کریں۔

(ہ) پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوں۔

یہ کام گھر میں بھی ہوسکتا ہے اور مسجد میں بھی' مجمع عام میں بھی ہوسکتا ہے اور تنہائیوں میں بھی' ہاں گناہ علانیہ سرزد ہوا ہو تو اس کی توبہ مجمع عام میں ہونی چاہئے اور اگر کثیر افراد اس میں مبتلا ہوں تو اجتماعی طور پر بھی توبہ ہوسکتی ہے۔

تجدید نکاح کا طریقہ

تجدید نکاح کا مطلب ہے "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا" اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ محفل منعقد کی جائے اور وہ رسمیں ادا کی جائیں جو نکاح اوّل میں کی گئی تھیں۔ نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا' جب ایجاب و قبول ہوگیا تو نکاح منعقد ہوگیا۔ البتہ اس موقع سے گواہوں کی حاضری شرط صحتِ نکاح ہے اور اس کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں نکاح کرلیا جائے' گواہ گھر کے افراد' حتیٰ کہ ماں' باپ' بہن' بیٹا' بیٹی بھی ہوسکتے ہیں۔ خطبہ صرف مستحب ہے خطبہ یاد نہ ہو تو اس کی جگہ اَعُوْذُ بِاللهِ وبِسْمِ اللهِ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دو مردوں یا ایک مرد' دو عورتوں کی موجودگی میں مرد خطبہ یا سورۂ فاتحہ شریف پڑھ کر عورت سے کہے "میں نے اتنے مہر (مثلاً ۵۵۱ روپے) کے عوض تم سے نکاح کیا۔ عورت کہے "میں نے قبول کیا" نکاح ہوگیا۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت پڑھی لکھی ہو تو وہی خطبہ یا سورہ فاتحہ شریف پڑھ دے اور ایجاب کرے پھر مرد کہے "میں نے قبول کیا۔"

عورت مہر معاف کرنا چاہے تو معاف کرسکتی ہے اور اس کی وجہ سے ثواب کی حقدار ہوگی مگر اس کے لئے اس پر دباؤ نہ ڈالا جائے گزارش کی جاسکتی ہے۔ ویسے یہ بات مرد کی حاکمیت کے شایان شان نہیں کہ وہ معمولی سی رقم کے لئے اپنی محکوم عورت سے معافی کی گزارش کرے۔

پہلے نکاح میں جو مہر مقرر ہوا تھا فوراً ادا کردیا جائے اور فوری وسعت نہ ہو تو عورت سے مہلت لی جائے۔

کفر سے محفوظ رہنے کا سستا نسخہ

"بہار شریعت" میں ہے:

حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہوگے وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ (۱)

کفر بھی شرک ہی کے حکم میں ہے اس لئے اس دعا کی برکت سے شرک و کفر دونوں سے ہی حفاظت رہے گی البتہ اس کے لئے فلمی خرافات اور فلمی گانوں سے پرہیز شرط ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں تمام مسلمانوں کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

والسلام

محمد نظام الدین الرضوی

خادم دار العلوم اشرفیہ

مبارکپور اعظم گڑھ یو۔ پی انڈیا

(۱) الٰہی عزوجل! میں اس بات سے تیری پناہ لیتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک ٹھہراؤں اور اس سے تیری بخشش طلب کرتا ہوں جو میں نہیں جانتا۔ بلاشبہ تو خوب غیب جاننے والا ہے۔ بہار شریعت ص ۱۹۲' ۱۹۳' حصہ ۹

الاستفتاء:

انڈین گانے پر فتوی درکار ہے .... کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس پیچیدہ مسئلے کے متعلق کہ انڈین گانا جس کے بول " تعویذ بنا کر پہنوں تجھے آیت کی طرح مل جائے کہیں" " میرا کلمہ تو ہی میرا نغمہ تو ہی" جن کے سر عشق کی چھاؤں پاؤں تلے جنت ہوگی "

سائل .... سید اصغر قادری

پتہ ...... جامع مسجد غوثیہ ،آگرہ تاج کالونی

باسمہ تعالیٰ

الجواب ....

گانے، باجے، ہارمونیم، سارنگی، ڈھول وغیرہ تمام شریعت مطرہ میں حرام ہیں۔ قرآن کریم میں ہے و من الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم و یتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهین (سورہ لقمان آیت ٦) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ آیت گانوں اور باجوں وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور بخاری میں ہے۔ لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز و الحریر و الخمر و المعازف (ص

٨٣٧ ج ٢) ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال ٹھرائیں گے۔ اسی بناء پر فقہ حنفی میں مزامیر کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ و دلت المسئله علی ان الملاهی کلها حرام حتی التغنی و ضرب القصیب اس سے یہ معلوم ہوا کہ تمام لہو کام حرام ہیں یہاں تک کہ لکڑی بجانا، گانا گانا۔ یہی مضمون در مختار و شامی میں بیان ہوا (صفحہ ٣٠٥ ج ٥) اور اس کے بعد در مختار میں فرمایا . قال ابن مسعود صوت اللهو و الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات و فی البزازیه اسماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب و نحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیه و الجلوس علیه فسق و التلذذبها کفر ای بالنعمه. یعنی گانے باجے کی آواز دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی نباتات اگاتا ہے اور بزازیہ میں ہے لہو و لعب کی آواز سننا جیسے لکڑی بجانا اور اسی طرح کوئی چیز بجانا حرام ہے اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا فرمان ہے کہ لہو و لعب کا استماع (سننا) نافرمانی ہے اور اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفران نعمت ہے۔

فتاوی قاضی خان میں ہے ۔ اما استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب و غیر ذالك حرام و معصیه لقوله علیه الصلوة و السلام استماع الملاهی و الجلوس علیها فسوق و التلذذ بها من الکفر انما قال ذالك علی وجه التشدید و ان سمع بغته فلا اثم علیه و یجب علیه ان یجتهد کل الجهد حتی لا یسمع لما روی ان رسول الله ﷺ ادخل اصبعیه فی اذنیه (صفحہ ٤٠٦ ج ٣) یعنی لہو و لعب کی آواز سننا مثلا لکڑی بجانا، وغیرہ حرام اور معصیت ہے اس لئے کہ حضور ﷺ کا قول ہے لہو و لعب کا سننا معصیت ہے اور اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفران نعمت ہے یہ آپ نے شدت اظہار کے طور پر فرمایا اور اگر اچانک یہ آواز سنے تو اس پر گناہ نہیں ہے اور اس پر واجب ہے

کہ بھرپور کوشش کرے یہاں تک کہ وہ یہ آواز نہ سنے اس لئے کہ حضور ﷺ سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے دونوں گوش مبارک میں اپنی انگلی شریف داخل کر لی تھی۔ بالکل یہی مضمون فتاوی بزازیہ میں بھی ہے۔ (صفحہ ۳۵۹ جلد ۶) سوال میں مذکورہ گانے کہ "آیت کی طرح تجھے تعویذ بنا کر پہن لوں" اور "میرا کلمہ تو۔۔" جیسے الفاظ کفریہ ہیں اور اس جیسے جتنے کفریہ کلمات پر گانے ہیں ان سب کو دلچسپی کے طور پر سننا، بجانا اور ان کا ریکارڈ کرنا یہ سخت اور اشد حرام ہے اور ساتھ ہی ان کے کفریہ اقوال کو جانتے ہوئے یا ان کے کفریہ معنی کو سمجھتے ہوئے یہ گانے بجائے یا سنے اس پر تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا حکام وقت کو چاہیے کہ ایسے گانوں پر اور ان کے بجانے والوں اور ریکارڈ کرنے والوں اور بیچنے والوں پر شرعی حدود نافذ کریں ورنہ کم از کم مسلمان ایسے لوگوں سے قطع تعلق کریں اور ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

مفتی عبدالعزیز حنفی غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ، کراچی

۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ج وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ٥

ترجمہ : تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسئلہ : کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔

مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اس سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے۔ ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل کی صحیح گنجائش نہ ہو یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ

پھینک دینا وغیرہ۔

مسئلہ : جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ میں ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (در مختار)

مسئلہ : کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلا وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں (رد المختار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ قل یا ایھا الکفرون اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلا ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان کے لئے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا

اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں مگر یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علماء نے انہیں بتائے یا عوام کے لئے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلوتہی اور اعراض کے کیا معنی۔

مسئلہ : کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ : کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بڑا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے بڑا کیوں جانتا۔

مسئلہ : مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

۱۔ عقل : (نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں)۔

۲۔ ہوش : (اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا)۔

۳۔ اختیار : (مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے کلمہ کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو اِلاَّ مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ م بِالْاِیْمَانِ.

مسئلہ : جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے یوں ہی اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے تو فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے (در مختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہوں گے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑے گا۔ لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام برصغیر میں باقی نہیں ، کوئی روک تھام کرنے والا نہ رہا، ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً قیامت سے پہلے اندھیری راتوں کو ٹکڑوں کے مثل بہت سے فتنے ہوں گے۔ اس میں آدمی صبح کو مومن رہے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح کو کافر۔ ان فتنوں کے درمیان بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا۔ لہذا تم لوگ ان فتنوں کے وقت اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کچل دینا اور اگر کوئی تم کو قتل کرنے کے لئے تمہارے گھر میں داخل ہو جائے تو تم آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے جو بہتر تھا

اس کے مثل ہو جانا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۴) اگر مسلمان اس پر عمل کریں تو تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں ، سلام و کلام ترک کر دیں ،ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔ واللہ الموافق۔

عقیدہ : شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں ولہذا شرع مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے۔ کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مردار، کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے ، مشرکہ سے نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلا کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے۔

عقیدہ : مسلمان کو مسلمان ،کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعا کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو

کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر روز قیامت فیصلہ ہوگا اور دنیا میں ظاہر پر مدار حکم شرع ہے اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست مر گیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ اور رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں اس کی زندگی اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافر کے لئے ہیں۔

مسئلہ : کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً : یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا۔ مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سور کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔(در مختار و ردالمختار)

مسئلہ : عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے (عالمگیری)

مسئلہ : مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں (توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔)

مسئلہ : مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر

اب توبہ کر لی لہذا قتل نہ کیا جائے گا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہوں گے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی جو کچھ اعمال کئے تھے سب اکارت ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔ (در مختار، بحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لا یعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح علیہ افضل الصلوٰۃ و الثناء کی شان پاک میں سخت سے سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کہ حضور ﷺ کی شان رفیع میں کلمات دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی ان شاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ : اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا حق نہیں کہ عورت کو دوسرے سے نکاح کرنے سے روک دے اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (در مختار)

مسئلہ : مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے۔ (عالمگیری)

مسئلہ : مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔

گھروں میں بولے جانے والے چند کفریہ کلمات

خود بچیں اور دوسروں کو بچائیں

اس زمانے میں جہالت اور نئی تہذیب کی نحوست کی وجہ سے کچھ مرد اور کچھ عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بک دیا کرتے ہیں کبھی ہنسی مذاق، دل لگی یا غضب و غصہ کے عالم میں بسا اوقات ایسے کلمات بھی منہ سے نکل جاتے ہیں جس سے لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہوگئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہم یہاں چند کلمات کفریہ درج کرتے ہیں تاکہ ان کلمات سے لوگ خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور اگر خدانخواستہ یہ کفری الفاظ کسی کے منہ سے نکل جائیں تو فوراً ہی توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے اور دوبارہ نکاح کرے اس نکاح میں عدت کی ضرورت نہیں۔

نقل کفر............... کفر نہ باشد

مسئلہ :۔ جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو

ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یونہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری) جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے یعنی کہے کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں وہ کافر ہے۔

مسئلہ :۔ مسلمان کو کافر کہا اس میں دو صورتیں ہیں ایک اگر گالی کے طور پر کہا تو اشد کبیرہ گناہ ہے اور اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے۔ اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا یہ اس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اس نے کافر کہا ظنی ہو۔ یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائے گا مگر جس نے اسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا اور اگر اس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بے شک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ : معاذ اللہ کوئی شخص یہ کہے کہ عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا دوسری وجہ سے کہے۔

مسئلہ :۔ ایک شخص گناہ کرتا ہے، لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہئے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے یونہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا "تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے"۔ (عالمگیری)

مسئلہ :۔ کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے (خلاصۃ الفتاوی)

یونہی ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ : خدا کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تو یہ کلمہ کفر ہے۔

مسئلہ : عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھرانا کفر ہے یا کہا ہم عذاب ہی بھگت لیں گے۔ کسی سے کہا کہ گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پرواہ نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ :۔ کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا "میں بغیر انشاء اللہ کروں گا" یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ :۔ کسی مسکین نے اپنی محتاجی و پریشان حالی کو دیکھ کر یہ کہا کہ "اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں' اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے۔ آخر یہ کیا انصاف ہے۔"؟ ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

حدیث شریف میں ایسے ہی کے لئے فرمایا کاد الفقران یکون کفرا۔ محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہوں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ :۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا ،ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔ مثلا معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا ۔جو معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتائے کافر مرتد ہے۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے معجزات احیائے موتی کا غلط کہنے والا بھی کافر ہے جو شخص مطلقا حدیث شریف کا منکر ہے کافر ہے۔

مسئلہ : جو شخص حضور ﷺ کو انبیاء میں آخری نبی نہ جانے یا حضور کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے ، حضور کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے کہ مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر ہے یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلا داڑھی بڑھانا یا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے اور جو کہے داڑھی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں ایسا کہنا صاف سنت متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے۔

مسئلہ :۔ اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا

مسئلہ :۔ مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے

مسئلہ : کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں، کس کے لئے پڑھوں، ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے ۔بے طہارت جان بوجھ کر نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔

مسئلہ : کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور یہ کہتا ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھ لی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ اس لئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے نماز پڑھنے کے لئے کہا کہ اٹھو نماز پڑھو تو جواب دیا کہ کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی سے کہا نماز کے لئے چلو تو اس نے جواب میں کہا نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ : روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔ کوئی شخص کہے ہندو ہوتے تو بہتر یہ تیس روزے تو نہ رکھنے پڑتے یا کہے اللہ تعالیٰ نے یہ تیس روزے بنائے ہیں پوری قید ہے بھوک پیاس لے کر آتے ہیں، بڑا ظلم ہے، رمضان بڑے ظالم ہیں لیکن جو ظلم کرتا ہے تھوڑے دن رہتا ہے۔ ایسا کہنا

ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ :۔ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم کرنا، تبرا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً کفر ہے صحابہ کرام کو جھوٹا سمجھنے والا گمراہ بددین ہے اور اگر سب صحابہ کو عموماً ایسا سمجھے کافر ہے۔

مسئلہ : دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا کہ ملک الموت آگئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہتا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں یوہیں جبریل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

مسئلہ : قرآن کریم کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہتے ہیں کہ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں پڑھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى.

کفر ہے۔

مسئلہ :۔ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری) عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی بس ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسوں کو کھلا منافق بتایا ارشاد فرماتے ہیں تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتوی پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتوی نہیں مانتا یا فتوی کو زمین پر پٹک دیا کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملے میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے۔ ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے یا ایسا کہنا کہ چولہے میں جائے شریعت کفر ہے کسی نے کہا خدا اور رسول کے واسطے مجھے معاف کر دو اس کے جواب میں یوں کہنا کہ ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے کفر ہے کسی کو ناجائز کام کرنے کے لئے خدا کا واسطہ دینا اشد حرام ہے یعنی یوں کہنا کے خدا کے واسطہ میرا یہ کام کر دو اور وہ کام شریعت کے خلاف ہو اگر اس خلاف شرع کو خلاف شرع سمجھتے ہوئے خدا کا واسطہ دے جب تو معاذ اللہ بہت اشد تر الزام ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم ہوگا۔

مسئلہ :۔ شراب (خمر) پیتے وقت یا بیچتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ دوسرے نے کہا لا حول کا کیا کام یا لا حول کو میں کیا کروں یا لا حول روٹی کی جگہ

کام نہ دے گا یوہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ کسی نے جھوٹ بولا، تو اس سے کہا گیا کہ تم نے جھوٹ کیوں بولا، تو اس نے جواب میں کہا آج کل سب لوگ جھوٹ بولتے ہیں میں نے جھوٹ بولا تو کیا برا کیا، ایسا کہنا کلمہ کفر ہے اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ کوئی شخص رشوت لیتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ یہ رشوت نہیں بلکہ یہ تو میرا حق ہے ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ :۔ بیماری میں گھبرا کر اللہ تعالیٰ سے کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے یونہی مصیبتوں میں مبتلا ہو کر یہ کہنا کہ تو نے میرا مال لیا' اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا' اب کیا کرے گا؟ اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ :۔ مسلمان کو کلمات کفریہ کی تلقین اور تعلیم کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے یونہی کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ (خانیہ، بہار شریعت حصہ ۹)

کوئی کافر مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کرے تو سننے والے پر فرض ہے کہ فوراً اسے کلمہ طیبہ پڑھا دے کہ یہ ایمان مجمل کی تلقین اس کے اسلام کو کافی ہے پھر کسی عالم کے پاس لے جائے کہ وہ مفصل تلقین کرے اور اگر اس نے کلمہ نہ پڑھایا بلکہ کسی عالم کے پاس جانے کو کہا تو یہ خود کافر ہو گیا کہ اتنی دیر اسے کفر پر رکھا اور کفر پر راضی رہا۔

مسئلہ :۔ ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادات غیر اللہ ہے، کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس کی مذہبی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے،

جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی مناتے کے سوا کچھ نہیں یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے، مشرک کو مہاتما کہنا(☆ مہاتما کے معنی روح اعظم کے ہیں جو کہ خاص لقب حضرت جبریل علیہ السلام کا ہے) حرام بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے۔ مشرکین کی جے پکارنا ان کی تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہئے کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ! شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اے اللہ تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا ہے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه و اجمعین
والحمد لله رب العالمین

اپنے گھروں کو گمراہی سے بچائیے

محترم قارئین کرام ! اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں عورتیں مختلف موقعوں پر مختلف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور چھوٹے رسالے پڑھتی ہیں۔ مثلا ایک بی بی کی کہانی' دس بیبیوں کی کہانی' سیدہ کی کہانی' ایک معجزہ' دو' چار یا دس معجزے' امام جعفر صادق کی کہانی' کونڈے کی کہانی اور نور نامہ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح نہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے میں گمراہی پھیلا رہی ہیں ان کی اشاعت یا تو چند تجارتی ادارے محض چند ٹکے کمانے کی خاطر کر رہے ہیں یا بد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گمراہی پھیلانے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔ لہذا ہمیں ان غلط' بے حقیقت اور گمراہ کتابوں سے اپنے گھروں کو بچانا چاہئے اور ان کی روک تھام کے لئے ان تمام کتابوں اور غلط لٹریچر کو سمندر برد کر دینا چاہئے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام ہماری اس نیک سعی میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ شکریہ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بہر دیدار مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

سامنے جلوہ گر پیکر نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کر کے تبدیل اک دن لباس بشر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لئے شعلہ عشق کا طور سینہ لئے
کتنے گھائل کھڑے ہیں سر راہ گذر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

شام امید کا اب سویرا ہوا سوئے طیبہ نگاہوں میں ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرش قلب و جگر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

سدرۃ المنتہی عرش و باغ ارم ہر جگہ پڑ چکا ہے نشان قدم
اب تو اک بار اپنے غلاموں کے گھر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل مچلنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغ سحر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آج محشر میں محبوب کی دھوم ہے شان عز و کرم سب کو معلوم ہے
یوں لٹاتے ہوئے رحمتوں کے گہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

شام غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارشد اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پرخطر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

از: علامہ ارشد القادری ارشد

فروغ اہلسنت کے لئے ...... امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرًا و تقریرًا و وعظًا و مناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔

حمایت مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)